REGD-NO L 5254 — 85

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

روزنامہ
الفضل
لاہور

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ — عسٰی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون نمبر ۲۹۷۹

چندہ سالانہ بیرون پاکستان ۳۰ روپے پاکستان ۲۴ روپے

ششماہی ۱۳ روپے سہ ماہی ۷ روپے ماہانہ ۲/۸ روپے فی پرچہ ۱/۰

جلد ۳۹/۵ — جمعۃ المبارک ۱۸ ربیع الثانی ۱۳۷۰ھ ۲۶ صلح ۱۳۳۰ ہش ۲۶ جنوری ۱۹۵۱ء — نمبر ۲۲

اخبار احمدیہ

ربوہ۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق تاریخوار رپورٹ درج ذیل ہے:

۲۲ جنوری۔ درد نقرس کی شکایت ہے مگر نسبتاً کم ہے۔

۲۳ جنوری۔ درد نقرس کی شکایت ابھی ہے۔ گو پہلے کی نسبت افاقہ ہے۔

۲۴ جنوری۔ پاؤں کے درد میں افاقہ ہے۔ کل ٹیکہ لگوایا تھا۔ ٹیکہ کی جگہ پر سوزش ہوگئی ہے جس سے کروٹ بدلنا مشکل ہے۔ کل سے نزلہ کی شکایت بھی ہوگئی ہے۔

احباب حضور ایدہ اللہ کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے درد دل سے دعا فرمائیں۔

ساڑھے تین ہزار گرفتاریاں!

پیرس۔ ۲۵ جنوری۔ مغربی یورپ کے دفاعی فوجوں کے متحدہ کمانڈر انچیف جنرل آئیزن ہاور کے خلاف مظاہرہ کرنے والوں کی گرفتاریوں کی تعداد ساڑھے تین ہزار تک پہنچ چکی ہے۔ ان لوگوں نے معاہدہ اوقیانوس میں شامل ممالک کی جنگی تیاریوں کے خلاف مظاہرہ کیا تھا۔ کہا جاتا ہے کہ یہ مظاہرہ کمیونسٹ پارٹی نے کرایا تھا۔

* * *

پاکستان و سپین کے تجارتی معاہدہ کی تفصیلات

کراچی۔ ۲۵ جنوری۔ پاکستان و سپین کے درمیان تجارتی معاہدہ کی شائع شدہ تفصیلات کے مطابق پاکستان سپین سے ۲۱ لاکھ ۱۸ ہزار گز ہسپانوی کپڑا منگوائے گا۔ ۱۳ لاکھ ۲۰ ہزار پاؤنڈ کی مشینیں منگوائے گا جن میں سے دس لاکھ پونڈ کی کپڑا تیار کرنے کی مشینیں ہونگی۔ ایک لاکھ ۵۰ ہزار پونڈ کی مختلف اشیاء کے علاوہ ۱۰ ہزار پونڈ کا سکھ و گولہ بارود منگوائے گا۔ اس کے عوض میں سپین پاکستان سے ۳۰ ہزار ٹن کپاس۔ ۲۰ ہزار ٹن بنولے۔ ۵۰۰ ٹن کھالیں۔ ۵ ہزار ٹن خام پٹ سن منگوائے گا۔ اس میں سے ۲۵۰۰ ٹن پٹ سن جون تک بھیج جائے گی۔ یہ معاہدہ ایک سال کے لئے ہوگا لیکن اس کے علاوہ کھلے درآمدی لائسنس کے ساتھ کپڑا مشینیں اور خوراک وغیرہ کی دیگر اشیاء کی درآمد و برآمد ہو سکے گی!

زکوٰۃ کمیٹی کا اجلاس

لاہور۔ ۲۵ جنوری۔ آج یہاں ملک خدا بخش کی صدارت میں مجلس دستور ساز کی زکوٰۃ کمیٹی کا اجلاس منعقد ہوا۔ یاد رہے پچھلے سال جون میں کمیٹی نے اصول، مقاصد اور تقسیم کی وسعت کے متعلق مختلف مذہبی فرقوں اور تنظیموں کے نظریات معلوم کرنے کے لئے ایک سوالنامہ جاری کیا تھا۔ آج کے اجلاس نے اس کے جوابات کا جائزہ لیا۔

لاہور۔ ۲۵ جنوری۔ مشرقی پنجاب میں چھوڑی ہوئی زمینوں کے متعلق ۱۰ لاکھ دعاوی میں سے ۸ لاکھ فارموں کی تصدیق ہو چکی ہے۔ محکمہ آبادکاری و بندوبست باقی ماندہ فارموں کی پڑتال کر رہا ہے۔

سات ایشیائی اور عرب ممالک کی کانفرنس شروع ہوتے ہی چین کوریا میں لڑائی بند کر دے گا

لیک سکسیس۔ ۲۵ جنوری۔ خبر ملی ہے کہ چین کی مرکزی عوامی حکومت نے سات ایشیائی اور عرب ممالک کی مشترکہ کانفرنس کے انعقاد پر رضامندی کا اظہار کیا ہے کہ وہ کوریا کے علاوہ مشرق بعید کے دیگر امور پر بھی غور کریں۔ چین کی حکومت نے اس بات پر بھی اتفاق کا اظہار کیا ہے۔ کہ اس کانفرنس کے شروع ہوتے ہی چین کوریا میں لڑائی بھی بند کر دیگا ایک اور خبر کے مطابق پچھلے دنوں چین نے اس کانفرنس کے انعقاد کے متعلق پی کنگ میں ہونے کا جو اصرار کیا تھا۔ وہ اس مطالبہ سے بھی دست کش ہو جائے گا۔ لیک سکسیس کے سیاسی حلقوں میں اس امر کا قیاس کیا جا رہا ہے کہ اس کانفرنس کا کام شروع کرنے کی وجہ سے امریکہ نے مجلس اقوام میں چین کو حملہ آور قرار دینے کی جو قرارداد پیش کر رکھی ہے۔ وہ بھی ناکام ہو جائے گی۔

"نوائے وقت" سے ضمانت طلبی!

لاہور۔ ۲۵ جنوری۔ حکومت پنجاب نے لاہور کے روزنامہ نوائے وقت سے تین ہزار روپے کی ضمانت طلب کی ہے اسی طرح اس پریس سے بھی جس میں نوائے وقت چھپتا ہے ۳ ہزار کی ضمانت طلب کی گئی ہے۔ یہ سزا اخبار مذکور کو بعض قابل اعتراض مضامین شائع کرنے کے جرم میں دی گئی ہے اخبار مذکور پر ۶ فروری تک یہ دونوں ضمانتیں جمع کرنے کی پابندی لگائی گئی ہے۔

لاہور۔ ۲۵ جنوری۔ کل واہ۔ مانسہرہ سیالکوٹ اور گوجرانوالہ کے تربیتی مراکز کے تربیت یافتہ چار سو اشخاص نے خان لیاقت کی قیام گاہ کے سامنے بے روزگاری کے خلاف مظاہرہ کیا اور نعرے لگائے۔

پیرس۔ ۲۵ جنوری۔ چین کو حملہ آور قرار دینے کی امریکی قرارداد کے حق میں فرانس ووٹ دے گا۔ معلوم ہوا ہے کہ عرب ممالک ووٹ دینے کے معاملے میں غیر جانبدار رہنے کی کوشش کریں گے۔

رنگون۔ ۲۵ جنوری۔ حکومت برما نے پٹرولیم۔ کپاس اور دیگر اسی قسم کی اشیاء کے چین میں جانے کی ممانعت کر دی ہے۔

واشنگٹن۔ ۲۵ جنوری۔ کل امریکی ایوان نمائندگان میں ایک قرارداد پیش ہوئی۔ کہ امریکہ مجلس اقوام کو چھوڑ دے۔ محرک مسٹر رن کن نے کہا ہے کہ مجلس اقوام جس بری طرح اپنے مشن میں ناکام رہی ہے۔ تاریخ عالم میں اس کی مثال ملنی مشکل ہے۔

نیو یارک۔ ۲۵ جنوری۔ کل امریکی سینیٹ نے اقوام متحدہ میں چین کے حملہ آور قرار دئے جانے والی تحریک کی منظوری دے دی۔

بس سروسوں کو قومی ملکیت بنانے کی سکیم

کراچی۔ ۲۵ جنوری۔ حکومت پاکستان نے صوبائی حکومتوں کے مشورے سے آئندہ ۵ سال کے اندر اندر پنجاب اور صوبہ سرحد کی سڑکوں اور آمد و رفت کے وسائل کو قومی ملکیت بنانے کا فیصلہ کیا ہے۔ اس فیصلے کو قانونی شکل دینے کے لئے بجٹ والے اجلاس سے اگلے پاکستان دستور ساز اسمبلی کے اجلاس میں اس کے متعلق ایک آرڈی نینس پیش ہوگا۔ اس سلسلے کے اخراجات میں سے ۲۵ فیصدی مرکزی حکومت ادا کرے گی اور ۷۵ فیصدی متعلقہ صوبائی حکومت۔ انتظام ایک بورڈ کے سپرد ہوگا۔ جس کے ۷ رکن ہوں گے ان میں ۳ رکن مرکزی ہوں گے۔

نمک کی صنعت کو فروغ دینے کی سکیم!

ڈھاکہ۔ ۲۵ جنوری۔ مشرقی بنگال میں نمک کی صنعت کو فروغ دینے کے لئے ایک منصوبہ سکیم تیار کر چکی ہے اس سکیم کے تحت چاٹگام۔ کھلنا اور باریسال میں سمندری نمک تیار کیا جائے گا۔ اس پر پندرہ لاکھ روپے خرچ ہوں گے۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ نمک سازی کا کام شروع ہو چکا ہے۔

جنوری کے آخر تک ناموں کا اعلان

لاہور۔ ۲۵ جنوری۔ آج مسلم لیگ کے پارلیمنٹری بورڈ نے مسلم لیگی امیدواروں کی درخواستوں پر پھر غور کیا۔ یہ غور و خوض کل کے جلسے میں بھی ہوگا۔ جو کل سہ پہر کو منعقد ہوگا۔ پاکستان دستوریہ کے صدر مسٹر تمیز الدین خان اس جلسہ میں شرکت کے لئے کل لاہور پہنچ رہے ہیں۔ امید کی جاتی ہے کہ پنجاب کے مختلف حلقوں سے کھڑے ہونے والے مسلم لیگی امیدواروں کے ناموں کا اعلان اس ہفتے کے آخر تک کر دیا جائے گا۔

سٹیل ری رولنگ کے متعلق عام تحقیقات

لاہور۔ ۲۵ جنوری۔ پاکستان ٹیرف کمیشن کے چیئرمین نے لاہور میں سٹیل ری رولنگ کی ملکی صنعت کے متعلق عام تحقیقات کرنے کا فیصلہ کیا ہے اس سلسلے میں کانفرنس ۲۹ اور ۳۰ جنوری کو دونوں دن ۱۱ بجے صبح پنجاب لیجسلیٹو اسمبلی کے ٹی روم میں منعقد ہوگی کمیشن کے ارکان اور تقریباً افسروں کے علاوہ مینوفیکچرنگ اور امپورٹنگ فرموں کے بچاس نمائندوں کی اجلاس میں شرکت کی [illegible]

لورالائی میں کوئلہ

کراچی۔ ۲۵ جنوری۔ پاکستان کے محکمہ طبقات الارض کی اطلاع کے مطابق بلوچستان کے ضلع لورالائی میں ایک مقام پر ۲ لاکھ ٹن کوئلے کا ایک ذخیرہ دستیاب ہوا ہے یہ کوئلہ چھ انچ سے ایک فٹ تک گہرا ہے۔ اور دوسری جگہ ۱۵ میل شمال میں ۶ انچ سے ۹ انچ تک ہے۔

ہیگ۔ ۲۵ جنوری۔ ملکہ جولیانا نے ہالینڈ کی مختلف سیاسی جماعتوں کو ترتیب کابینہ کی دعوت دی ہے۔

جناح عوامی مسلم لیگ کا قیام

لاہور۔ ۲۵ جنوری۔ آج رسمی طور پر جناح مسلم لیگ اور عوامی لیگ کے ایک دوسرے میں ضم ہونے کا اعلان کر دیا گیا۔ نئی پارٹی کا نام جناح عوامی مسلم لیگ ہوگا۔ آرگنائزنگ کمیٹی کے کنوینر مسٹر حسین شہید سہروردی مقرر ہوئے ہیں جو مشترکہ پروگرام کے لئے مسودہ تیار کریں گے بسر عت کی یہی توقع ہے۔

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے پاکستان ٹائمز پریس میں چھپوا کر ۳۔ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا

ایڈیٹر: مسرور شمس دین تنویر بی اے ایل ایل بی

جماعت احمدیہ کی بتیسویں ۳۲ مجلس مشاورت

۲۳، ۲۴، ۲۵ مارچ ۱۹۵۱ء کو بمقام ربوہ منعقد ہوگی

جماعت احمدیہ کی بتیسویں ۳۲ مجلس مشاورت کا اجلاس ۲۳ تا ۲۵ امان ۱۳۳۰ ہش مطابق ۲۳-۲۴-۲۵ مارچ ۱۹۵۱ء بروز جمعہ، ہفتہ، اتوار بمقام ربوہ منعقد ہوگا۔

جماعتہائے احمدیہ کو چاہیئے۔ کہ وہ اپنے نمائندگان کا انتخاب کرکے دفتر ہذا میں رپورٹ کریں۔

(پرائیویٹ سیکرٹری حضرت خلیفۃ المسیح)

مجالس خدام الاحمدیہ اپنی رپورٹیں باقاعدہ بھجوائیں

کچھ عرصہ سے مجالس کی طرف سے ماہانہ رپورٹوں کی ترسیل میں بے حد سستی ہو رہی ہے۔ جس کی وجہ سے ان کے اصل کام کا پتہ نہیں لگتا۔ رپورٹ کا بروقت مرکز میں آنا نہایت ضروری ہے۔ اس لئے اس نوٹ کے ذریعہ جملہ قائدین کو توجہ دلائی جا رہی ہے۔ کہ کام کی رپورٹ ہر ماہ کی دس تاریخ تک مرکز میں پہونچ جانی ضروری ہے۔ اسی طرح مرکز سے وقتاً فوقتاً جو ہدایات جاری ہوتی ہیں۔ ان کی تعمیل میں مرکز کو جلد اطلاع بھجوایا کریں۔ بعض امور کے متعلق فوری اطلاع کی ضرورت ہوتی ہے۔ لیکن مجالس کی طرف سے سستی کی وجہ سے کام میں رکاوٹ پیدا ہوتی ہے۔ تنظیم کا یہ مقصد ہوتا ہے کہ ہر کام اپنے وقت کے اندر اندر پورا ہو جائے۔

پس کام کی رپورٹ کا بروقت آنا اور مرکزی خطوط کی بروقت تعمیل کرنا آپ کے منظم ہونے کا ثبوت ہے۔ اگر ایسا نہیں ہو رہا۔ تو آپ اپنی تنظیم کی تکمیل کی طرف متوجہ ہوں۔ نائب معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ

شکریہ احباب

(از مکرم سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب ناظر دعوۃ و تبلیغ)

۳۱ دسمبر ۱۹۵۰ء کو مجھے بوجہ ہمشیرہ مرحومہ کی وفات راولپنڈی جانا پڑا۔ اور واپسی پر گوجرخاں۔ گوجرانوالہ لاہور وغیرہ سلسلہ کے کام کی وجہ سے میں ٹھہرا۔ جہاں سے ۱۳ جنوری کو واپس ربوہ پہونچا۔ اس اثناء میں دوستوں کی طرف سے ہمشیرہ مرحومہ کی وفات پر تعزیت کے دوستوں کے خطوط پہونچے۔ آتے ہی مجھے بجٹ وغیرہ کے کاموں میں مشغول ہونا پڑا۔ اور میں سمجھتا ہوں کہ فرداً فرداً دوستوں کا شکریہ ادا کرنے کا جلدی موقعہ نہیں ملے گا۔ اس لئے اخبار کے ذریعہ دوستوں کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ وہ ہمدردانہ جذبات کا اظہار کرتے ہوئے میرے لئے تعزیت کا باعث ہوئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان سب دوستوں کو دنیا کے رنج و محن سے محفوظ رکھے۔ اور سعادت دارین نصیب کرے۔

عثمان بن عبداللہ افریقن مبلغ گولڈ کوسٹ کی وفات

گولڈ کوسٹ سے اطلاع موصول ہوئی ہے کہ عثمان بن عبداللہ صاحب افریقن مبلغ گولڈ کوسٹ مورخہ ۶/۱/۵۱ فوت ہو گئے ہیں انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم گولڈ کوسٹ کے ابتدائی احمدیوں میں سے تھے۔ جنہوں نے حضرت مولوی عبدالرحیم صاحب نیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بلوانے کے متعلق حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے حضور اجتماعی طور پر درخواست کی تھی۔ احباب کرام مرحوم کے لئے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند کرے۔ اور لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

وکیل التبشیر

کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے متعلق ضروری اعلان

احباب کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مندرجہ ذیل نایاب کتب نظارت تالیف و تصنیف نے دوبارہ بڑی محنت اور صرف کثیر سے طبع کروائی ہیں۔ احباب کو چاہیئے کہ وہ یہ کتابیں نہ صرف اپنے پڑھنے کے لئے خریدیں۔ بلکہ دوسرے غیر احمدی احباب کو بھی پڑھنے کے لئے دیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں۔ "وہ جو خدا کے مامور اور مرسل کی باتوں کو غور سے نہیں سنتا۔ اور وہ جو اس کی تحریروں کو غور سے نہیں پڑھتا۔ اس نے بھی تکبر سے حصہ لیا ہے"۔

یہ کتابیں بک ڈپو نظارت تالیف و تصنیف سے حسب ذیل قیمتوں پر مل سکتی ہیں۔

(۱) حقیقۃ الوحی (اعلیٰ کاغذ) ۸ روپے

(۲) " " درمیانہ کاغذ ۶ "

(۳) کشتی نوح (اعلیٰ کاغذ) -/۸/-

(۴) کشتی نوح درمیانہ کاغذ -/۶/-

(۵) تجلیات الٰہیہ -/۴/-

(۶) ایک غلطی کا ازالہ -/۲/-

نوٹ۔ براہین احمدیہ حصہ پنجم پریس میں جا چکی ہے۔ انشاء اللہ فروری میں مل سکے گی۔

(ناظر تالیف و تصنیف ربوہ)

تحریک ستمبر — اور — احباب جماعت

یہ سنت اللہ ہے کہ جب اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو انعامات دینا چاہتا ہے۔ تو پہلے انہیں ابتلا میں ڈالتا ہے۔ تاکہ وہ جائزہ لے۔ کہ اس کے بندے اپنے دعوائے ایمان میں کہاں تک صادق ہیں۔ گزشتہ سال سے جماعت احمدیہ جس دور میں سے گزر رہی ہے۔ وہ کسی بیان کی محتاج نہیں پس ان مصیبت اور مشکلات کے ایام میں اپنے ایمان کے مظاہرہ کا یہی طریق ہے۔ کہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشادات کی عملی رنگ میں تعمیل کی جائے۔ حضور چاہتے ہیں کہ ان مصائب کے ایام میں جماعت پہلے سے بہت زیادہ ہمت قربانی اور ایثار کا نمونہ پیش کرے۔ تاکہ جماعت بحیثیت جماعت اللہ تعالیٰ کی طرف سے آنے والے انعامات اور فضلوں کی وارث بنے۔ حضور نے ابتداء میں جماعت کو خطاب کرتے ہوئے ارشاد فرمایا۔

"ان مصیبت کے ایام میں زیادہ سے زیادہ کماؤ۔ کم سے کم خرچ کرو۔ زیادہ سے زیادہ چندہ دو۔ اب کم سے کم چندہ پچاس فیصدی آمد ہونا چاہیئے۔ اس سے زیادہ جتنی خدا تعالیٰ توفیق عطا فرما دے"۔

اس تحریک کے پہونچتے ہی مخلصین جماعت نے عملی رنگ میں لبیک کہنا شروع کر دیا۔ مگر حضور ایدہ اللہ نے اس بات کو محسوس کرتے کہ ابھی ساری جماعت میں وہ طاقت اور قوت پیدا نہیں ہوئی کہ وہ بڑی قربانیوں کے لئے یکدم تیار ہو سکے۔ اس لئے حضور نے جماعت کی اکثریت کو ثواب میں شریک کرنے کے لئے اس سکیم میں تبدیلی فرما دی۔ حضور فرماتے ہیں۔

"وہ تبدیلی یہ ہے کہ بجائے ۲۵ فیصدی کے ۱۶⅔ فیصدی اور بجائے ۵۰ فیصدی کے ۳۳ فیصدی حد رکھی جائے۔ اس میں وہ تمام چندے شامل ہوں گے۔ جو اس وقت تک سلسلہ کی طرف سے عائد ہیں۔ مثلاً تحریک جدید کا چندہ۔ جلسہ سالانہ کا چندہ۔ نئے مرکز کا چندہ۔ انجمن کا چندہ۔ لیکن شرط یہ ہوگی کہ اس تحریک سے پہلے یعنی ستمبر والی تحریک سے پہلے جو شخص کوئی چندہ دیتا تھا۔ اس سے یہ چندہ کم نہ ہو"۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی تحریک پر تیسرا سال جا رہا ہے۔ مگر جماعت کا ایک معتد بہ حصہ ایسا ہے۔ جو ابھی تک اس تحریک میں شامل نہیں ہوا۔ عہدہ داران جماعت کو چاہیئے۔ کہ وہ بار بار اس تحریک کو جماعت کے سامنے لاتے رہیں۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر مخلص کو اس مبارک تحریک میں شامل ہونے کی سعادت بخشے۔ کیونکہ قربانیوں کے مواقع بھی بار بار نہیں ملا کرتے۔

ایک وقت وہ بھی آنے والا ہے جبکہ ڈھیروں ڈھیر سونا بھی اس وقت کے دیئے ہوئے ایک پیسہ کے برابر نہیں ہوگا۔ (نظارت بیت المال)

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ الفضل خود خرید کر پڑھے۔

روزنامہ —— الفضل —— لاہور

۲۶ جنوری ۱۹۵۱ء

تمام فرقوں کی نمائندہ سیاسی پارٹی

کل ہم نے عرض کیا تھا کہ پاکستان کی اسلامی مملکت میں وہی سیاسی جماعت صحیح معنوں میں مؤثر کام کرنے والی جماعت ہوسکتی ہے۔ جس کے اصول اتنے وسیع ہوں کہ وہ ہر فرقہ کو خواہ ان فرقوں کے باہمی اعتقادی اختلافات کتنے بھی وسیع ہوں اپنی آغوش میں بلا امتیاز لے سکتی ہو اور ظاہر ہے کہ ایسے اصول صرف مسلم لیگ کے ہی ہیں۔ اور مسلم لیگ نے تجربہ کرکے ثابت کر دیا ہے۔ کہ یہی اصول نہ صرف پاکستان بنانے کے لئے مفید ثابت ہوئے ہیں بلکہ استحکام پاکستان کے لئے بھی نہایت ہی اہم ہیں۔

یہ ایک بدیہی حقیقت ہے کہ مسلمانوں میں اعتقادی اختلافات کی بناء پر بہت سے فرقے موجود ہیں۔ جو اعتقادات کے باہمی اختلاف کی وجہ سے ایک دوسرے کو کافر اور مرتد تک قرار دیتے ہیں۔ پاکستان کے مسلمانوں کا ہی یہ حال نہیں بلکہ تمام اسلامی کہلانے والے ممالک کا یہی حال ہے۔ اور یہ بھی ہر ایک جانتا ہے کہ سیاست میں فرقوں کے باہمی اختلافات کی دخل اندازی ازمنہ گزشتہ میں مسلمانوں کی حکومتوں کے لئے زہر قاتل بنی رہی ہے۔ اگرچہ خود مختار موروثی بادشاہی نے بھی اسلام کی تبلیغ کو سخت نقصان پہنچایا ہے۔ لیکن اس کا ایک فائدہ بھی ظاہر ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ اسلامی فرق کی باہمی جنگ اسلامی ملکوں میں اتنا نقصان نہیں پہونچا سکی جتنا کہ عیسائی فرقوں کی باہمی جنگ قرون وسطیٰ میں یورپ میں نقصان پہونچا چکی ہے۔ پھر یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ شیعہ سنی کے اختلاف اور ان دونوں فرقوں کی ایک دوسرے کے علی الرغم برسر اقتدار آنے کی باہمی جنگ ہی دنیا میں اسلامی سطوت کے زوال کا ایک بہت بڑا بلکہ واحد سبب ہوئی ہے۔ جو لوگ خلافت راشدہ کے اختتام سے لے کر تا ایندم تاریخ اسلام کا مطالعہ اس زاویہ نگاہ سے کریں گے۔ وہ یقیناً ہمارے ساتھ اس امر میں اتفاق کریں گے۔

ہم نے اوپر عرض کیا ہے کہ خود مختار بادشاہی کس قدر اس خرابی میں بریک کا کام دیتی رہی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ مسلمان دنیا کے ایک بہت بڑے حصہ پر صدیوں تک قابض رہے ہیں۔ اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ خود مختار بادشاہی کو ہم اچھا سمجھتے ہیں۔ ویسے یہ بجائے خود اسلام کے راستہ میں ایک بہت بڑی روک بنی رہی ہے اور اسلام کی اس دوران میں اگر اشاعت ہوئی ہے تو اس کا سہرا ان علمائے حق کے سر پر ہے جو وقتاً فوقتاً آزادی سے کام کرتے رہے ہیں۔

موجودہ پاکستان میں بادشاہی کی یہ کمزور سی بریک بھی مفقود ہے۔ اس لئے یہاں کوئی ایسی پارٹی بنانا جو بنیادی طور پر فرقہ پرستی کو ہوا دینے والی ہو سخت مضر ہے۔ اس کے تو یہ معنے ہیں کہ ملک میں ایک طوائف الملوکی کا دور شروع کر دیا جائے۔ اور جو حالت قرون وسطیٰ میں عیسائی فرقوں کی باہمی آویزش سے ہوئی تھی اس کا تجربہ پاکستان میں کیا جائے۔

مودودی صاحب لاکھ اپنی زبان سے کہیں کہ ان کی جماعت کوئی فرقہ نہیں ہے۔ مگر ان کا یہ کہنا سوائے انتخابی سٹنٹ کے اور کوئی حیثیت نہیں رکھتا۔ جب ان سے پوچھا گیا کہ یہاں کس فرقہ کی فقہ کے مطابق قانون بنایا جائے گا۔ تو آپ نے جواب دیا کہ یہاں اکثریت کی فقہ کے مطابق قانون بنایا جائے گا۔ اور اس کے جواب میں آپ نے جمہوری حکومتوں کی مثال پیش کی۔ اگرچہ جمہوری حکومتوں کی مثال ایک لادینی نظام حکومت کی مثال ہے۔ اور اسلام کا راستہ صرف ایک ہی ہے۔ مگر اس جواب میں جو عظیم خطرہ پنہاں ہے۔ وہ وہی ہے جس کا ذکر ہم یہاں کر رہے ہیں۔ اور وہ یہ ہے کہ مودودی صاحب نے یہ جواب دے کر ثابت کر دیا ہے۔ کہ وہ یہاں فرقہ پرستی کے عفریت کو داخل کرنا چاہتے ہیں۔ اور اکثریت اور اقلیت کا سوال پیدا کرکے اقلیت والے فرقوں کو گویا چیلنج دے رہے ہیں۔ کہ تم کو یہاں غیر مسلموں کی طرح ذمی بن کر ہی رہنا پڑے گا۔ ہاں جس طرح ذمیوں کے حقوق محفوظ کئے جائیں گے۔ اسی طرح تمہارے بھی حقوق محفوظ کر دیئے جائیں گے۔ مگر قانون سازی اور انتظامی معاملات میں تمہارا کوئی دخل وغیرہ نہیں ہوگا۔

دوسرے لفظوں میں اکثریت والا فرقہ تو صحیح معنوں میں اسلامی فرقہ ہوگا۔ اور اس کی فقہ کے مطابق تمام مسلمانوں کے فرقے یا تو کافر ہوں گے اور یا مرتد اور اگر کوئی اکثریت والے فرقہ سے نکل کر اقلیت والے فرقہ میں داخل ہوگا۔ تو اکثریت والے فرقہ کی فقہ کے مطابق وہ مرتد اور واجب القتل قرار دیا جائے گا۔ خیر یہ نہ بھی ہو تو کم سے کم یہ تو ہوگا کہ اقلیت والے فرقے اپوزیشن بنائیں گے۔ اور اگر ان میں سے کسی فرقہ کا داؤ چلا تو وہ حکومت پر قابض ہو جائیگا اور اپنی فقہ کے مطابق از سر نو قانون مرتب کرے گا۔ یہاں تک تو خیر ہے لیکن اگر اقتدار کے لئے سنی شیعہ کی جنگ چل پڑی تو پاکستان ہی نہیں بلکہ تمام اسلامی کہلانے والے ممالک خانہ جنگی کی آگ میں جھلس جائیں گے۔

مودودی صاحب نے اکثر یہ بھی کہا ہے کہ مسلمانوں کے تمام فرقے اسلامی قانون کے نفاذ کے حق میں ہیں۔ بے شک یہ درست ہے لیکن معاف رکھنا مودودی صاحب کے فرقہ وارانہ تصور سے باقی تمام فرقوں کا تصور الگ ہے۔ ان کا تصور اکثریت اور اقلیت کے جھگڑوں سے مبرا ہے۔ باقی تمام فرقے تمام فرقوں کی یکساں حکومت چاہتے ہیں۔ ایسی اسلامی حکومت جس میں کسی فرقہ کی فقہ کو کوئی فوقیت نہ ہو ظاہر ہے کہ ایسی حکومت صرف وہی پارٹی قائم کر سکتی ہے۔ جو تمام اسلامی فرقوں کو ایک سیاسی محاذ پر جمع کر سکے۔ جو مختلف اعتقادات کے بھڑوں کے چھتے کو نہ چھیڑے۔ جو اسلام دوسرے لفظوں میں انسانیت کے وسیع اصولوں کی بنیاد پر حکومت بنائے۔ ان وسیع اصولوں پر جن پر تمام اسلامی فرقے یکساں طور پر ایمان رکھتے ہوں کوئی فرقہ بھی معترض نہ ہو۔ اور ایسی جماعت وہی ہوسکتی ہے۔ جس نے پاکستان بنایا ہے۔ یہی پارٹی ایسی حکومت بنا سکتی ہے۔ جس میں کوئی فرقہ حاکم اور کوئی فرقہ محکوم نہیں ہوگا۔

مودودی صاحب کی جماعت ایسے وسیع اصولوں پر حکومت نہیں بنا سکتی۔ یہ بات اسی ایک بات سے واضح ہے کہ جس جماعت نے پاکستان بنایا ہے مودودی صاحب اس سے متفق نہیں ہو سکے انہوں نے اپنی جماعت کو اس کی جدوجہد سے اس نازک وقت میں بھی الگ رکھا۔ جب تمام مسلمانوں کی زندگی اور موت کا سوال درپیش تھا۔ مختصر یہ کہ مودودی صاحب کی جماعت ایک خالص فرقہ وارانہ جماعت ہے۔ اور وہ قطعاً ایسے ملک میں جہاں مختلف فرقوں کے لوگ بستے ہوں کوئی ایسی حکومت نہیں بنا سکتی جو یکساں طور پر تمام مختلف فرقوں کے لئے قابل قبول ہو۔ کیونکہ وہ لادینی جمہوریت کا اقلیت و اکثریت والا اصول یہاں ٹھونسنا چاہتے ہیں۔ جس کا اسلام قطعاً متحمل نہیں ہے۔ پاکستان ہر سنی۔ ہر شیعہ۔ ہر اہلحدیث ہر حنفی ہر احمدی کا یکساں طور پر وطن ہے۔ کیونکہ ہر سنی۔ ہر شیعہ۔ ہر اہلحدیث۔ ہر حنفی ہر احمدی نے اسکو بنایا ہے۔ اور جو شخص ان میں اکثریت و اقلیت کا سوال پیدا کرتا ہے۔ وہ یہاں خانہ جنگی کا فتنہ برپا کرنا چاہتا ہے۔

مودودی صاحب نے اپنی ایک حالیہ تقریر میں فرمایا ہے۔

اگ فرقہ بننے کے لئے تین باتوں میں سے کوئی ایک بات ضروری ہے۔

(۱) دین سے کسی چیز کو نکال دینا

(۲) دین میں کسی چیز کا اضافہ

(۳) کوئی دعوے کرنا تو لوگوں سے اسے منوانے کی کوشش کرنا۔

اب مسلمانوں میں ایک بھی ایسا فرقہ نہیں ہے جو کہتا ہو کہ اس نے دین میں کوئی اضافہ کیا ہے یا کوئی چیز اس سے نکال لی ہے۔ پھر بھی وہ فرقہ ہے۔ اور پھر تقریباً تمام فرقے ایسے ہیں کہ جن کے پیشواؤں نے کوئی دعوے نہیں کیا۔ کیا اس کے یہ معنے ہیں کہ مسلمانوں میں کوئی فرقہ ہے ہی نہیں۔ کیا حنفی کوئی فرقہ نہیں؟ اہلحدیث کوئی فرقہ نہیں؟ شیعہ کوئی فرقہ نہیں؟ ایسی بین غلط بیانی انتخابی سٹنٹ نہیں تو اور کیا ہے انسان کو اپنی علمیت کا دریا بہاتے ہوئے کچھ تو غور و فکر سے کام لینا چاہیئے۔ اگر اسلام میں کوئی فرقہ نہیں تو اکثریت والا فرقہ کیا معنے رکھتا ہے۔ مودودی صاحب یہ غلط اور خود ساختہ تعریفیں اس لئے کرتے ہیں کہ کوئی ان کو الگ فرقہ نہ کہے۔ حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ وہ بالکل ہی ایک الگ فرقہ کے بانی ہیں۔ اور ایسی آئیڈیالوجی کے حامی ہیں جس کی بنیاد اسلامی تعلیم میں قطعاً نہیں ہے۔ ہم انشاء اللہ آئندہ اس پر روشنی ڈالیں گے۔

تعلیم الاسلام کالج میں

ـ ایک تقریر ـ

مجلس ارشاد تعلیم الاسلام کالج لاہور کے زیر اہتمام ہر جید الشکور کنزے (جرمن نو مسلم) ۲۸ جنوری ۱۹۵۱ء بروز اتوار اڑھائی بجے بعد دوپہر کالج لائبریری ہال میں

"میں نے اسلام کیوں قبول کیا"

کے موضوع پر تقریر فرمائیں گے انشاء اللہ

صلائے عام ہے یاران نکتہ داں کے لئے

سیکرٹری مجلس ارشاد

مسلمان اور حکومت برطانیہ

خواجہ خورشید احمد صاحب سیالکوٹی واقف زندگی

قارئین کرام! احراری لیڈر اور ان کے ہمنوا احمدیوں کو "انگریز کا پٹھو" قرار دینے میں لذت محسوس کرتے ہیں۔ مگر سوال یہ ہے کہ حکومت برطانیہ سے تعاون کرنے سے کوئی شخص "انگریز کا پٹھو" قرار دیا جا سکتا ہے تو پھر قریباً تمام مسلمان ہی انگریزوں کے پٹھو قرار دیئے جائیں گے۔ کیونکہ ان کے عالموں اور ذمہ دار لیڈروں کے بیانات اور تقریروں کے اقتباسات اس بات کا بین ثبوت ہیں کہ وہ انگریزوں کی مدح سرائی کرنا اور ان سے تعاون کرنے کو ضروری قرار دیتے رہے ہیں۔

ہم نے اس سلسلہ میں پہلے بھی کافی روشنی ڈالی ہے اور بتایا ہے کہ کن کن الفاظ میں مسلمان عالموں اور لیڈروں نے حکومت برطانیہ کی وفاداری کا اظہار کیا ہے۔ لیکن کس قدر تعجب انگیز امر ہے کہ ایسے حوالجات کو پڑھ لینے کے بعد آج تک نہ تو احراریوں کی شریعت کے امیر مولوی عطاء اللہ شاہ بخاری نے ایسے لیڈروں کے خلاف اپنے اسٹیج پر کوئی آواز بلند کی اور نہ ان کے کسی اور لیڈر نے۔

کیا یہ بے انصافی نہیں کہ اگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنی کتب میں حکومت برطانیہ کے بعض خاص اوصاف کے پیش نظر تعریف کریں تو احراری لیڈروں کے نزدیک آپ "انگریز کے پٹھو" اور آپ کی قائم کردہ جماعت قابل اعتراض وجود ٹھہرے لیکن یہی بات ان کے ہم عقیدہ مسلمان رہنما لکھیں اور کہیں تو ان پر کسی قسم کا اعتراض وارد نہ ہو بلکہ وہ احراریوں کے نزدیک قابل عزت ہستی سمجھے جائیں۔

ہم اپنے مذکورہ بالا دعویٰ کو بغیر ثبوت رہنے دینا نہیں چاہتے، بلکہ بطور اتمام حجت ذیل میں ایسے حوالجات درج کرنا چاہتے ہیں جن کے پڑھنے سے ہر شخص معلوم کر سکتا ہے کہ مسلمان عالموں اور ذمہ دار لیڈروں نے کن الفاظ میں انگریزوں سے اپنی ہمدردی کا اظہار کیا ہے اور ان سے تعاون کرنا مسلمانوں کے لئے ضروری سمجھا ہے اور آڑے وقت میں حکومت برطانیہ کا ساتھ دیا ہے۔

(۱) مسلم رہنماؤں نے ۵ جون ۱۹۳۲ء کو جو اعلان جاری کیا اس کے الفاظ مولوی مظہر علی صاحب اظہر نے اپنی کتاب "ہمارے فرقہ وارانہ فیصلے کا استدراج" میں مندرجہ ذیل درج کئے ہیں۔

"ہندوستانی فوج میں مسلمان سپاہیوں کی تعداد مسلمان آبادی کے تناسب سے بہت زیادہ ہے۔ جنگ عظیم میں مسلمانوں نے شہنشاہ معظم کی بھرتی کی دعوت کا شاندار جواب دیا اور مسلمان سپاہی بڑی سے بڑی مصیبتوں کا مقابلہ کرتے ہوئے جرمن دشمنوں کے علاوہ اپنے ان ہم مذہبوں سے بھی لڑتے رہے جن کے ساتھ ان کو یگانگت تھی

انگریزوں نے اکثر دفعہ کہا ہے کہ جنگ عظیم میں پنجاب کا اتنا خون بہا کہ وہ سفید ہو گیا اور پنجاب کی فوج کی غالب اکثریت مسلمان تھی۔ اس طرح صوبہ سرحد۔ سرحدات ہند اور بلوچستان کی پولیس ملیشیا اور فرنٹیر کانسٹیبولری کی نمایاں اکثریت مسلمان ہے جسے ہمیشہ اپنے ہی اعزہ واقارب سے جنگ کرنا پڑتی ہے"

(ہمارے فرقہ وارانہ فیصلے کا استدراج ص۱۰۳)

(۲) کتاب "ترکی و برطانوی جنگ کے اسباب کا انکشاف" کے "افتتاحی نوٹ" میں لکھا ہے کہ :-

"یہ امر مسلمانان ہند کے لئے ہمیشہ خوشی اور امتنان کا باعث رہا ہے کہ جب سے ہندوستان سلطنت برطانیہ کے زیر سایہ ہوا سلطنت برطانیہ و سلطنت عثمانیہ کے تعلقات دوستانہ اور خوشگوار رہے ہیں۔ ہر شخص جانتا ہے کہ ۱۸۵۴ء کے جنگ کریمیا میں انگریزوں نے ترکوں کی امداد میں ہزاروں جانیں اور لاکھوں روپے خرچ کر دیئے۔ ۱۸۵۷ء میں سلطنت عثمانیہ نے مسلمانان ہند کو سلطنت برطانیہ کا ساتھ دینے اور اس کی وفادار رعیت رہنے کا مشورہ دیا اور اس طرح سلطنت برطانیہ کو تقویت دے کر حق دوستی ادا کیا"

(ترکی و برطانوی جنگ کے اسباب کا انکشاف" باہتمام منشی مظفر الدین صاحب مطبوعہ اسلامیہ سٹیم پریس لاہور)

منشی مظفر الدین صاحب کے تمام ہم خیال اور ہوا خواہ غور فرمائیں!

(۳) جناب پیر جماعت علی شاہ صاحب علی پوری جو حنفیوں میں ایک ممتاز ہستی سمجھے جاتے ہیں جن کی نسبت اخبار "سیاست" نے اپنی ایک اشاعت میں لکھا کہ :-

"پنجاب کی بے نظیر ہستی جن کے عقیدت مندوں کی تعداد لاتعداد جن کے علم و اخلاق کی شہرت دنیائے اسلام میں ایک ضرب المثل جن کی ذات گرامی سے ہر فرد کو والہانہ عقیدت ہے یعنی قبلہ عالم سید پیر جماعت علی شاہ صاحب"

(سیاست لاہور ۶ ستمبر ۱۹۳۵ء)

انہوں نے اس موقعہ پر جبکہ حکومت کی طرف سے سول نافرمانی کے پیش نظر یوم شہید گنج منانے کے سلسلہ میں مسلمانوں پر بعض پابندیاں عاید کی گئیں ایک اشتہار شائع کیا۔ اس میں آپ نے لکھا کہ :-

"میں ہمیشہ سے گورنمنٹ کا وفادار ہوں۔

اور جب تک میرے مذہبی احساسات کا احترام کیا جائے گا انشاء اللہ وفادار رہوں گا۔ اس سے پیشتر میں نے کبھی کسی سیاسی معاملے میں حصہ نہیں لیا۔ میرا منصب دوسرا ہے میرے فرائض دیگر ہیں۔

میرا دعویٰ ہے کہ مسلمان گورنمنٹ کے سچے وفادار ہیں۔ بلکہ گورنمنٹ کی حقیقی وفادار اور بہی خواہ اگر کوئی قوم ہے تو وہ مسلمان ہیں مسلمانوں نے من حیث القوم آج تک گورنمنٹ کے خلاف کوئی بغاوت یا خلاف ضابطہ کوئی کارروائی نہیں کی۔"

(اہلحدیث ۲۶ نومبر ۱۹۳۵ء بحوالہ اشتہار پیر جماعت علی شاہ صاحب مطبوعہ تاج برقی پریس سیالکوٹ)

حنفی بھائیو نوٹ کر لو

(۴) مکہ معظمہ کا اخبار "القبلہ" اپنی ایک اشاعت میں لکھتا ہے کہ :-

"عرب اس غرض کو مدنظر رکھ کر یہ جانتے ہیں کہ اس زمانہ میں ہم اکیلے زندہ نہیں رہ سکتے۔ تاوقتیکہ ہمارا کوئی حلیف نہ ہو جو ہم کو قوت دے اور ہم اس کو قوت دیں۔ اس غرض کیلئے ہم انگریزی حکومت کو پسند کرتے ہیں۔ کیونکہ مشرق اور بلاد عرب میں جو انگریزی حکومت کے تعلقات ہیں وہ کسی اور کے نہیں۔ عرب جب متفق ہو کر اپنا مطلوب حاصل کرنا چاہیں گے تو انگریزی حکومت ان کے لئے بہت اچھی حلیف ثابت ہوگی"

(اہلحدیث ۱۴ اپریل ۱۹۲۳ء ص۱۱ بحوالہ "القبلہ" ۱۶ جمادی الثانی مطابق ۱۳ فروری ۱۹۲۳ء)

جمیع اہل اسلام توجہ فرمائیں!

کیا ان حوالجات سے صاف ثابت نہیں ہوتا کہ مسلمان حکومت برطانیہ کی وفادار رعیت کی حیثیت میں رہے ہیں۔ اور یہ کہ اہل عرب انگریزوں سے تعاون کرنا اپنے لئے مفید تر سمجھتے رہے ہیں۔

اس صورت حال کی موجودگی میں احراری لیڈروں کا صرف جماعت احمدیہ کو زیر اعتراض لانا یقیناً انصاف کے گلے پر چھری پھیرنا ہے اگر احراری لیڈروں کے نزدیک انگریزوں سے کسی قسم کا تعاون کرنا از روئے اسلام ممنوع اور حکومت برطانیہ سے وفاداری کا اظہار کرنا ناجائز تھا تو پھر انصاف اس امر کا مقتضی ہے کہ احراری لیڈر نہ صرف جماعت احمدیہ بلکہ ان تمام مسلم عالموں اور لیڈروں کے خلاف جو انگریزوں کی موافقت میں اظہار خیال کر چکے ہیں علی الاعلان فتویٰ شائع کریں کہ یہ سب لوگ "انگریزوں کے پٹھو" ہیں۔

مگر ہم جانتے ہیں کہ احراریوں کی شریعت کے امیر مولوی عطاء اللہ شاہ بخاری اور دیگر احراری لیڈروں کا اس قسم کا فتویٰ شائع کرنا یقیناً ان کے نزدیک موت کے مترادف ہے۔

حج بیت اللہ پر جانے والے احمدی احباب

ایک دوست امسال حج بیت اللہ پر جانے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ ان کی خواہش ہے کہ اور احمدی احباب جو حج پر جانے کا ارادہ رکھتے ہوں ان کا علم ہو جائے تاکہ اکٹھے سفر کریں۔ لہٰذا اعلان کیا جاتا ہے کہ ایسے احباب نظارت ہذا کو اطلاع دیں اور اپنے پورے پتے تحریر کریں۔ ایسے احباب کا علم ہونے پر فہرست اخبار الفضل میں شائع کر دی جائیگی تاکہ خط و کتابت کر کے حج پر جانے والے احباب کوئی پروگرام مرتب کر سکیں۔

ناظر تعلیم و تربیت ربوہ ضلع جھنگ

شکریہ و دعا

محترم خان ضیاء الحق خانصاحب نے اپنے عزیز برادر جناب ڈاکٹر غفور الحق خانصاحب مرحوم کی روح کو ثواب پہنچانے کے لئے مبلغ یکصد روپیہ برائے طعام غرباء لنگر خانہ کو دیئے تھے۔ اس کی تعمیل میں تین دیگ پلاؤ و میٹھا لنگر خانہ میں تیار کروا کر قریباً تین سو مستحق غرباء و مساکین کو کھلا دیا گیا۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء اللہ تعالیٰ شرف قبولیت بخشے اور مرحوم محترم کے درجات بلند فرمائے اور جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام پر جگہ عطا فرمائے۔ آمین۔

ناظر ضیافت ربوہ ضلع جھنگ

دعائے مغفرت

محترمہ بیگم اہلیہ چودھری مہر خانصاحب سابق امیر جماعت احمدیہ [illegible] (جالندھر) حال چک [illegible] [illegible] بروز جمعہ وفات پاگئیں احباب دعائے مغفرت فرمائیں [illegible]

احرار کی اسلامی مفاد سے غداری

(از مکرم شیخ نور احمد صاحب منیر)

مجلس احرار جب سے منصۂ شہود پر آئی ہے اس کا کام تخریبی رہا۔ اور مسلمانوں کے مفاد کے لئے وہ کوئی تعمیری کام نہیں کر سکی۔ اگر اس جماعت کا تاریخی رنگ میں محاسبہ کیا جائے۔ تو معلوم ہوگا کہ اس مجلس نے کئی پہلوؤں سے مسلمانوں کو نقصان پہونچایا۔ پاکستان اس وقت آزاد ممالک کی صف میں شمار ہوتا ہے اور جوں جوں پاکستان میں سیاسی بیداری پیدا ہوتی جائے گی مسلمانان پاکستان اتنے ہی زیادہ دنیا میں عزت و شوکت کی زندگی گذاریں گے۔ پاکستان کی تاسیس کے بعد اس اسلامی مملکت کے باشندوں کا فرض تھا کہ وہ متحد ہو کر پاکستان کی داخلی و خارجی سیاست کو مضبوط بناتے مگر صد حیف کہ مجلس احرار نے مختلف قسم کے فتنے پیدا کر کے امن کو برباد کر دیا ہے۔

مجلس احرار کی سابقہ تاریخ کو بیان کرنا تحصیل حاصل ہے۔ مگر اہالیان پاکستان کو متعارف کرنے کے لئے ضروری ہے کہ اس مجلس کے ماضی پر روشنی ڈالی جائے اس موضوع پر بہت کچھ لکھا گیا ہے۔ صحبت امروزہ میں ہم ایک کتاب میں سے کچھ اقتباس پیش کرتے ہیں۔ جو احرار کے کارناموں پر روشنی ڈالنے کیلئے کافی ہے "لیکن احرار کا اس سارے ہنگامہ میں کہیں پتہ نہ تھا۔ ہزاروں مسلمان جیل چلے گئے سینکڑوں زخمی ہوئے۔ اور بیسیوں شہید ہو گئے۔ لیکن احرار کا ان میں سے کسی میں بھی شمار نہ تھا۔ وہ جماعت جو ایجی ٹیشن ہی کرتے رہنے کے لئے پیدا ہوئی تھی اس اہم اور نازک موقعہ پر کیوں پیچھے رہ گئی؟ اسلامی مفاد کے حفاظت کا دعوے اور اسلامی مفاد سے یہ غداری؟ مسلمانوں کے اس احتساب سے احرار چونکے۔ انہیں مغالطہ تھا۔ کہ ان کی اسلامی خدمات ایسی اہم ہیں کہ شاید مسلمان ان سے محاسبہ نہ کریں گے لیکن جب سب طرف سے ان پر لعنت ملامت کی بوچھاڑ شروع ہوئی۔ تو انہیں اپنی صفائی کرنی پڑی۔ لیکن ان کی صفائی عذر گناہ بدتر از گناہ قرار دی گئی۔ اس لئے کہ انہوں نے مسجد شہید گنج کے اس سارے ہنگامے کو ایک فعل عبث قرار دیا۔ اور جو مسلمان اس راہ میں شہید ہوئے تھے۔ ان کے متعلق کچھ نازیبا الفاظ استعمال کر ڈالے مسلمان اس شوریدہ سری کو برداشت کرنے کے لئے تیار نہیں تھے۔ نتیجہ یہ ہوا کہ احرار سارے ہندوستان کے مسلمانوں کی نظروں سے گر گئے اور پنجاب میں جہاں یہ سیاسی اقتدار حاصل کرنے کی تمنا میں سکھوں سے اتحاد کرنے کی کوشش کر رہے تھے۔ انکی اسقدر بے وقعتی ہوئی کہ پھر انہیں دستور جدید کے انتخابات میں حصہ لینے کی جرأت ہی نہ ہو سکی" (مسلمان ہند کی حیات سیاسی ص ۱۲۳) مذکورہ بالا اقتباس مجلس احرار کی پوزیشن کی جیبا وضاحت کرتا ہے۔ وہاں یہ بھی تبلاتا ہے کہ احرار مسلمانوں میں افتراق انشقاق پیدا کرنے میں تاریخی حیثیت رکھتے ہیں

خوشحال اور دولتمند پاکستان

(۱)

کے لئے دیو تری سابق ڈپٹی اسسٹنٹ کنٹرولر آف پرچیز حکومت ہندوستان انکم ٹیکس کمشنر حکومت بمبئی

میں پاکستان کا وسیع پیمانہ پر دورہ کر کے ابھی واپس آیا ہوں مجھے برطانیہ کے سب سے بڑے ادارہ پارچہ بافی نے پاکستان کی کپڑے کی منڈیوں کا جائزہ لینے کے لئے معمور کیا تھا۔ میرا کام آرڈر بک کرنا نہیں تھا بلکہ پاکستان میں ہندوستانی۔ جاپانی اور برطانوی کپڑے اور سوت کی ضروریات کے لئے معلومات اور نمونے جمع کرنا تھا۔ میں نے بحری جہاز۔ بس۔ ریل گاڑی اور ہوائی جہاز کے ذریعہ ۹۰۰۰ ہزار میل کا سفر کیا اور سینکڑوں اشخاص سے ملاقات کی جن میں تانگے والوں سے لے کر بڑے تاجروں۔ صنعت کاروں۔ ہنکاروں۔ صحافیوں۔ مہاجروں اور تخلیہ کنندگان تک ہر شعبہ زندگی کے اشخاص شامل تھے۔ پاکستان جو نفع بخش فصلوں کا مرکز ہے۔ آج کل دولت میں کھیل رہا ہے ۱۹۵۰ء میں پاکستان کو صرف دو پہلی ریشے (روئی) کی برآمد سے ۵۳ کروڑ روپیہ حاصل ہوا اور سنہرے ریشے (پٹ سن) سے مزید ۵۰ کروڑ روپے کی آمدنی ہوئی۔ اس طرح ان دو فصلوں سے پاکستان کو ایک ارب روپے سے زیادہ کی آمدنی ہوئی۔

اسکے علاوہ پاکستان نے خام کھال اور چمڑے خام اون۔ گیہوں چاول خشک پھلوں کے ذریعہ مزید ۱۲ ارب ڈالر کمائے۔ ڈالر بلاشبہ عالمی منڈیوں کا انتہائی محبوب سکہ ہے۔ ہمارے نام نہاد مالیاتی ماہرین مثلاً متھائی کا پیشکردہ "ڈالر کی قلت کا فسانہ" ایک فریب تھا۔ اسٹرلنگ کی قیمت میں تخفیف سے سات دن پہلے میں نے وزیر اعظم کو رجسٹرڈ ڈاک کے ذریعہ ایک یادداشت بھیجی جس کی وصول یابی کی رسید ان کے سیکرٹری کی طرف سے موصول ہوئی۔ اس یادداشت میں وزیر اعظم کو متنبہ کیا گیا تھا۔ کہ وہ سر سٹیفورڈ کرپس کے جال میں نہ پھنسیں۔ اس میں روپے کی قیمت کی تشخیص کے لئے دلائل پیش کئے گئے تھے اور ۱/۴ ۱ شلنگ کی شرح مقرر کرنے کی تجویز پیش کی گئی تھی۔ اگر پنڈت نہرو میری تجویز پر عمل کرتے تو ہم پاکستان کی اس شیخی اور زعم کو ختم کر دیتے۔ اور اس طرح ہندوستان کو موجودہ تباہی اور دیوالئے سے بچا لیتے۔

عدم تخفیف قیمت زر

اس کے برعکس مسٹر غلام محمد وزیر مالیات حکومت پاکستان نے دور اندیشی سے کام لیتے ہوئے پاکستانی روپے کی ۲ ۱/۲ پنس شرح مقرر کر دی جس سے پاکستان کی صنعتی ترقی میں سو فی صدی سے زیادہ کا اضافہ ہوا۔ پاکستان کے لئے ڈالر کی قیمت صرف ڈھائی روپے ہے جبکہ ہندوستان کو چار روپے بارہ آنے کی غیر معمولی شرح کے حساب سے ادائیگی کرنی پڑتی ہے۔ پاکستان میں پونڈ اسٹرلنگ کی قیمت صرف ۹ روپے ۴ آنے ہے اور اس کے مقابلہ میں ہندوستان میں ۱۳ روپے ۴ آنے۔

ڈالر اور اسٹرلنگ کی ارزانی اور ایک سال کے مختصر عرصہ میں پاکستانی روپے کی قیمت کی تشخیص کی وجہ سے پاکستان نے روئی کے ۱۱۲ علے کارخانے۔ تین اونی کپڑے کے کارخانے۔ پٹ سن پریس کرنے کے ۱۸ بڑے کارخانے۔ سینکڑوں انجن اور ڈبے تیار کر لئے ہیں

بڑھتی ہوئی تجارت

پاکستان کو مجبوری کی حالت میں تین سال تک خام پٹ سن ہاتھ سے تیار کی ہوئی گانٹھوں میں بھیجنا پڑا۔ کیونکہ گانٹھیں بنانے والی تمام دخانی مشینیں ہندوستانی علاقہ میں رہ گئی تھیں اور اس طرح گانٹھوں کے حجم کی وجہ سے نصف منافع کرایہ میں خرچ ہو جاتا تھا۔ آج پاکستان میں گانٹھیں بنانے والی متعدد دخانی مشینیں ہیں جن کی وجہ سے پاکستانی پٹ سن کی مانگ تین گنا ہو گئی ہے۔ روپے کی قیمت کم نہ ہونے کی وجہ سے مشینوں کی ارزانی کے پیش نظر چٹاگانگ اور ڈھاکہ میں پٹ سن کے کارخانہ قائم کرنے کے لئے آرڈر دیئے جا چکے ہیں۔

پاکستان کی خوشحالی کا اندازہ اس امر سے کیا جا سکتا ہے کہ ۱۹۴۷ء میں درآمد و برآمد کے محاصل کی یومیہ آمدنی ۴ لاکھ روپیہ سے کم تھی اور آج یہ آمدنی ۴۲ لاکھ روپے روزانہ ہے۔

پاکستان کی اندرونی اور بیرونی تجارت اتنے وسیع پیمانہ پر جاری ہے کہ عقل دنگ رہ جاتی ہے۔ تنہا کراچی شہر میں جہاں مشکل سے چھ ملیں ہیں ہر سال پچیس کروڑ روپیہ سے زائد بکری ٹیکس وصول ہوتا ہے۔ حالانکہ بمبئی سے جو کہ ہندوستان کا سب سے مالدار صوبہ ہے اور جہاں تقریباً ۱۷۰ ملیں قائم ہیں۔ مشکل سے ۱۶ کروڑ روپیہ وصول کیا جاتا ہے۔

پاکستان کی کامیابی کا راز یہ ہے کہ اس ملک کا نظم و نسق بہتر ہے اور اس کا اندازہ خاص طور سے اس کے تجارتی۔ کاروباری اور صنعتی امور سے ہوتا ہے پاکستانی مسلمان باعمل انسان ہیں۔ ان کی قوم نے قابل منتظمین اور سیاستدان اشخاص پیدا کئے ہیں۔ اسکے علاوہ انہوں نے کافی تعداد میں برطانوی آئی۔ سی ایس اور فوجی افسروں کی خدمات حاصل کر کے اپنی دانشمندی کا ثبوت دیا ہے۔ اس اقدام کا یہ نتیجہ ہوا کہ پاکستان میں "امن و امان" کا دور دورہ ہے۔ تجارت اور کاروبار کو فروغ ہے اور شہری و فوجی نظم و ضبط نہایت عمدہ ہے۔ لوگوں کا ریل کے ڈبوں سے زبردستی باہر پھینکا جانا یا انہیں غنڈوں کا ستانا یا خواتین کا آزادانہ طور پر نقل و حرکت سے مجبور ہونا یہ تمام باتیں اس ملک میں نہیں پائی جاتیں۔ میں نے ۹۰۰۰ ہزار میل کا سفر طے کیا ہے۔ اور مجھے کسی قسم کی کوئی تکلیف نہیں ہوئی

کپڑے کی افراط

یقیناً بہتر تو یہ ہوگا کہ ہمارے لائق وزیر داخلہ شری مرارجی ڈیسائی اور سول سپلائی کے انتظام اور نظم و ضبط کے متعلق پوری معلومات حاصل کریں اسکے بعد ان حضرات پر صحیح حقیقت واضح ہوگی اور انہیں اپنا یہ دعوے کہ نظم و ضبط کے اعتبار سے صوبہ بمبئی بہترین صوبہ ہے۔ محض وہم و گمان نظر آئے گا۔

تجارتی اور کاروباری امور میں پاکستانیوں کی اعلیٰ دماغی اور ذہنی صلاحیت کا پتہ اس امر سے چلتا ہے کہ انہوں نے تمام ایسے سوتی کپڑے کو جس کی قیمت ایک روپیہ ۲ پنس۔ ۳۰ سنٹ) فی گز سے کم تھی عام کھلے لائسنس پر رکھا ہے۔ دراصل یہ اقدام ان کی اعلیٰ صلاحیت کا ایک زبردست ثبوت ہے۔ تجارت کی ہمت افزائی کرنے کے اس نادر طریقہ کے باعث دنیا کے ہر گوشہ سے پاکستان میں کپڑوں کی بارش شروع ہو گئی۔ اور ہنگری اسپین۔ اور پرتگال جیسے چھوٹے ممالک جن کا کپڑا اور سوت کے برآمد کرنے کے سلسلہ میں کبھی نام بھی سننے میں نہ آیا۔ آج کروڑوں روپے کا کپڑا پاکستان کو برآمد کر رہے ہیں۔

مجھے پاکستان میں برازیل اور روس کی چھینٹ کے انبار دیکھکر یہ تعجب ہوا۔ یہ چھینٹ سارے پاکستان میں بارہ سے چودہ آنے گز فروخت ہو رہی ہے۔

پاکستان کے غریب کاشتکاروں اور مزدوروں کے لئے یہ ایک بڑی نعمت ہے۔ کاش ہندوستان اپنے سکے کی قیمت کم نہ کرتا تو اسے بھی یہی فائدے ہوتے لیکن اب تخفیف قیمت زر کے بعد یہ امر ناممکن ہو گیا کیونکہ اب ایک ہندوستانی روپیہ صرف ۱۸ پنس یا ۲۰ سنٹ کے برابر ہے۔

پاکستانی حقیقی معنوں میں بے شمار روپیہ کما رہے ہیں اور وہ بے دریغ خرچ بھی کر سکتے ہیں۔ اسلئے انہوں نے اس پیمانہ پر خریداری کی ہے کہ دنیا کے بازار حیران رہ گئے ہیں۔

ذکرِ حبیب

(تقریر حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی بر موقعہ جلسہ سالانہ ۱۹۵۰ء بمقام قادیان دارالامان)

(۳)

۸۔ میں نے آغاز کلام میں بتایا ہے۔ کہ آپ کی زندگی کا آخری کارنامہ پیغام صلح ہے۔ اور یہ پیغام اسی تعلیم کا نتیجہ ہے۔ جو اللہ تعالیٰ نے آپ کا مسلمان میں تاکید کر رکھا۔ آپ نے اس میں صراحتاً دونوں قوموں یعنی ہندوؤں اور مسلمانوں کو مخاطب کیا۔ اور انہیں بتایا کہ باہم اتحاد اور صلح کے لئے اس امر کی ضرورت ہے کہ مسلمان ہندو بزرگوں اور رشیوں اور اوتاروں کا احترام کریں۔ جس طرح پر دوسرے نبیوں کی تصدیق کرتے ہیں۔ اسی طرح پر ہندو صاحبان آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا احترام کریں۔ اور آپ کو صادق تسلیم کریں۔ اور مسلمان ہندوؤں کے ساتھ سچی ہمدردی کے ساتھ پیش آئیں۔ اور سلوک اور مروت سے کام لیں اور کوئی ایسا کام نہ کریں۔ جن سے ان کو تکلیف ہو۔ ایسا ہی ہندو صاحبان کو کرنا چاہیئے اور اس وقت جب کہ ہم ایک نئے دور میں داخل ہو چکے ہیں۔ اس کی اور بھی زیادہ ضرورت ہے کہ ہم ایک دوسرے کے جذبات کا احترام کرتے ہوئے ...... ایثار سے کام لیں۔ دوسرے کے دکھ درد کو اپنا دکھ درد محسوس کریں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اللہ تعالیٰ نے ایک زمانہ پیشتر ایک انقلاب عظیم کی خبر دی تھی۔ اور اسے نیا آسمان اور نئی زمین کہا تھا۔ اس نئے آسمان اور نئی زمین کا آغاز شروع ہو چکا ہے۔ زمین کی ساری ترقیات کا مدار آسمان پر ہے اور روحانی دنیا میں آسمانی علوم و اعمال سے مراد نیکیوں پر عمل پیرا ہونا اور اپنے اور اپنے کردار کو بلند کرتا ہوتا ہے۔ اس لئے ضرورت ہے کہ ہم عملی اخلاق کو ترقی دیں۔ جب ہماری اخلاقی حالت ترقی کرے گی تو یاد رکھو کہ دنیا امن اور اتحاد کا گہوارہ ہو جائے گی میں یہ امر ایک بصیرت اور معرفت کے ساتھ کہتا ہوں۔ کہ دنیا کو آخر اس حقیقت پر عمل کرنا ہوگا۔ اور وہ مجبور ہو جائے گی۔ کہ اس طریق کو اختیار کرے مگر

میرے پیارو! اور عزیزانِ وطن! کیوں اس کی بنیاد آج ہی عملاً نہ رکھی جائے۔ اس بستی کو یہ عزت اور شرف ہے۔ کہ اس نے ایک ایسا فرزند اس دنیا کو دیا۔ جو امن اور صلح کا پیغام لے کر آیا۔ اور جس نے ہر ملک اور ہر قوم میں اسی روح کو پیدا کر دینے کی بشارت دی تھی اور آج اس کے جانشین اور خلیفہ برحق نے جو اس کا مثیل اور موعود مصلح ہے اس پیغام محبت کو دنیا کے کناروں تک پہنچا دیا ہے۔

۹۔ قیام امن اور اخوت عامہ کے لئے آپ نے اپنی جماعت کے دستور اساسی یعنی شرائط بیعت میں بعض شرائط اس مقصد کی تکمیل کے لئے رکھیں۔ چنانچہ ایک شرط میں فرمایا کہ

یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے جوشوں سے کسی طرح کی تکلیف نہیں دے گا۔ نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے پھر ایک اور شرط میں فرمایا:۔

عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہے گا اور جہاں تک بس چل سکتا ہے۔ اپنی خدا داد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع انسان کو فائدہ پہنچائے گا۔

میں انصاف پسند اور سلیم الفطرت لوگوں سے پوچھتا ہوں۔ کہ وہ بتائیں کہ جو شخص اپنے حلقہ بیعت میں لینے کے لئے یہ شرائط پیش کرتا ہے۔ اور اور ان پر اقرار عہد کئے بغیر کوئی اس جماعت میں شریک نہیں ہو سکتا۔ اس سے بڑھ کر کون ہے جس کے لئے کہا جائے کہ فی الحقیقت خلق اللہ عیالی کہنے والا ہی امن کا شہزادہ ہو سکتا ہے۔

۱۰۔ میں نے بتایا کہ آپ نے مذہبی اختلافات میں اتحادی روح پیدا کرنے کے لئے ایک ایسا اصل پیش کیا۔ جو ہر قسم کے مذہبی تنفر کو دور کر دے۔ اب میں ایک سیاسی اتحاد کے متعلق بھی آپ کے امن بخش اصل کو پیش کر کے حکومت اور اس کے کارکنوں کو سوچنے کی اپیل کرتا ہوں۔ آپ نے اپنی جماعت کو ہمیشہ سیاسیات سے الگ رکھا۔ جب میں یہ کہتا ہوں تو میرا مطلب اس سے یہ ہے۔ کہ اپنی جماعت کو آپ نے سیاسی پارٹیوں سے الگ رکھا۔ اس لئے کہ آپ کی بعثت کا مقصد انسانی کردار کی تعمیر تھی۔ اسے اس کی پیدائش کی غرض و غایت سے آگاہ کرنا اور اس کی غیر فانی زندگی کے لئے بھولے ہوئے سبق کو یاد دلانا تھا۔ آپ نے اپنی جماعت کے لئے قربِ الٰہی ہی کو سب سے بڑی نعمت قرار دیا۔ سو دنیا کی حکومتیں اور سلطنتیں آپ کا مقصد نہ تھا۔ گو یہ امر الگ ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ ایک وقت لے آئے گا۔ کہ دنیا کے بادشاہوں سے بھی بعض لوگوں کو توفیق ملے گی۔ کہ آپ کے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں۔

چونکہ آپ کی جماعت اور سلسلہ کو دنیا میں پھیل جانا تھا۔ اور اسے مختلف حکومتوں کے زیر سایہ نشوونما پانا تھا۔ اس لئے آپ نے ایک ایسا اصل تعلیم فرمایا۔ جو ہر جگہ واجب التعمیل اور قابل احترام ہے۔ آپ نے شرائط بیعت میں یہ قرار دیا کہ:۔

جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور ہر ایک قسم کے فسق و فجور اور ظلم و خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہے گا۔ اور نفسانی جوشوں کے وقت ان کا مغلوب نہیں ہوگا۔ اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے

پھر یہ ایک عام اصل تعلیم کر دیا۔ اور یہ دائمی ہے۔ اس میں کسی قسم کی تبدیلی نہیں ہو سکتی۔ کہ احمدیہ جماعت اپنی حکومت وقت کی وفاداری اور ملکی قوانین کا احترام کرے گی۔ اور حکومت کے ساتھ تعاون کرنا اس کا فرض ہوگا۔ اور اس پر عمل کرتے ہوئے ہر احمدی جس ملک میں رہتا ہے۔ وہ اپنی حکومت کا وفادار ہے۔ اور اپنی وفاداری کے سلسلہ میں کوئی معاوضہ اور انعام نہیں چاہتا۔ اس لئے کہ وہ جانتا ہے۔ کہ وفاداری بازاری متاع نہیں کہ اس کی خرید و فروخت ہو۔

اور سلسلہ عالیہ کی ساٹھ سالہ تاریخ شاہد ہے ہم اس پر عمل کرتے ہوئے کسی خوشامد اور خوف سے یہ بات نہیں کہتے۔ اس لئے کہ خوف اور خوشامد ایمان کے ساتھ جمع نہیں ہو سکتی۔ ہماری جماعت دنیا بھر میں پھیلی ہوئی ہے۔ اور وہ پابند ہے کہ اپنے ملک کی حکومت کی وفادار رہے۔ اگر اس اصل پر تمام قومیں عمل کریں۔ اور حکومت اس فلسفہ کو سمجھ لے تو اس کو وفاداری کے امتحان کی ضرورت نہیں۔ میں احمدی جماعت کا ایک جزو ہونے کی حیثیت سے اور پہلے دن سے سلسلہ میں پیدا ہونے والوں میں سے ایک ہونے کی حیثیت سے اور اپنی زندگی کا بہت بڑا حصہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ گذارنے اور آپ کے ارشادات کو شائع کرنے والے کے اعتبار سے علی الاعلان کہتا ہوں۔ کہ

"احمدی جماعت ہی ایک ایسی جماعت ہے۔ کہ ہر ملک کی حکومت جس کے ماتحت وہ رہتی ہے، اس کی وفاداری اور تعاون پر پورا بھروسہ کر سکتی ہے اس لئے کہ اس کا یہ عمل اللہ تعالیٰ کی رضا اور سلسلہ کی ہدایت کے ماتحت ہے۔ نہ دنیا کے کسی اجر اور قیمت کے بدلہ میں"

اسی سلسلہ میں ایک اور اہم بات کہنی چاہتا ہوں اور وہ یہ ہے کہ اس سلسلہ عالیہ احمدیہ کا دائمی مرکز قادیان ہے۔ اور قادیان کی اہمیت اور عظمت ہمارے ایمان کا ایک جزو ہے۔ اس لئے کہ احمدی جماعت کے مقامات مقدسہ سب کے سب اسی جگہ ہیں۔ دنیا میں ہزاروں مرکز اس سلسلہ کے قائم ہوں گے لیکن قادیان ان کے لئے ام القریٰ ہے۔ اور یہاں کے مقامات مقدسہ کی زیارت کے لئے دور دراز ملکوں سے لوگ یہاں آتے ہی رہیں گے چونکہ قادیان اللہ تعالیٰ کی مشیت خاص کے ماتحت اس وقت حکومت ہند سے تعلق رکھتا ہے۔ اس لئے وثوق سے

کی احمدی جماعت اپنے مرکز کی سلامتی اور بقاء کے لئے اپنی حکومت سے کامل وفاداری اپنے فرائض میں یقین رکھتی ہے۔ ....

....

....

....

علاوہ بریں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الہامات میں ہندو قوم کے لئے بعض بشارات ہیں جو سلسلہ سے اور اسلام سے تعلق رکھتی ہیں۔ اور ایک وقت آئے گا۔ کہ ان پر اللہ تعالیٰ اسلام کی حقیقت و حقانیت کو کھول دے گا۔ اور شرح صدر کے ساتھ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی غلامی میں داخل ہو جائیں گے۔ ....

....

....

....

واقعات میں ذکرِ حبیب کے اس پہلو میں بیان کر رہا ہوں۔ کہ آپ ایک صلح اور امن کا پیغام لے کر آئے۔ اور آپ نے اپنی تعلیم اور اپنے عمل سے اس حقیقت کو پیدا کیا۔ آپ انسان کے کردار کی اصلاح اور درستی کے ذریعہ امن کے علمبردار تھے اور سیاسیات میں اپنی جماعت کو ایسی امن بخش تعلیم دی۔ کہ جس سے کبھی کسی قسم کا انحراف ہو ہی نہیں سکتا۔ یہی وجہ ہے کہ ہماری تاریخ گواہ ہے۔ کہ احمدی جماعت کے افراد نہ کسی قسم کی سٹرائیک میں شریک ہوتے ہیں۔ نہ کسی ایسے مظاہرہ میں جو حکومت یا امن کے خلاف ہو۔ اور سب سے بڑی بات یہ ہے کہ وہ اپنے اعلیٰ اخلاق کا ایسا نمونہ ہیں کہ حکومت اپنے جیل خانوں کی رپورٹوں کے ریکارڈ سے دیکھ سکتی ہے کہ

اس جماعت کے افراد جرائم قبیحہ اور کبیرہ تو درکنار معمولی جرائم کا بھی ارتکاب نہیں کرتے۔

۱۱۔ اب میں ذکرِ حبیب کے سلسلہ میں اپنے بھائیوں اور برادران وطن کو کچھ اور باتیں سنا کر اس لذیذ اور ایمان افزا ذکر کو ختم کر دوں گا۔ اور اللہ تعالیٰ نے توفیق دی اور زندگی بخشی تو پھر دوسرے موقعہ پر اس روح پرور ذکر سے بہرہ اندوز ہوں گے۔

کلمات طیبات۔ ایک مرتبہ ایک شخص نے پوچھا۔ کہ حکام اور برادری کے ساتھ کیسا سلوک کریں فرمایا کہ ہر ایک کے ساتھ نیک سلوک کرو۔ حکام کی اطاعت اور وفاداری ہر مسلمان کا فرض ہے۔ وہ ہماری حفاظت کرتے ہیں۔ اور ہر قسم کی مذہبی آزادی ہمیں دے رکھی ہے۔ میں اس کو بڑی بے ایمانی سمجھتا ہوں۔ کہ گورنمنٹ کی اطاعت اور وفاداری سچے دل سے نہ کی جائے برادری کے حقوق ہیں۔ ان سے بھی نیک سلوک

کرنا چاہیئے۔ البتہ ان باتوں میں جو اللہ تعالیٰ کی رضامندی کے خلاف ہیں۔ ان سے الگ رہنا چاہیئے ہمارا اصول تو یہ ہے۔ کہ ہر ایک سے نیکی کرو۔ اور خدا تعالیٰ کی مخلوق سے احسان کرو۔

دوسروں سے جوش ہمدردی ایک موقعہ پر فرمایا۔ میری تو یہ حالت ہے۔ کہ اگر کسی کو درد ہوتا ہو۔ اور میں نماز میں ہوں۔ اور میرے کان میں اس کی آواز پہنچ جاوے۔ تو میں یہ چاہتا ہوں۔ کہ نماز توڑ کر بھی اگر اس کو فائدہ پہنچا سکتا ہوں۔ تو فائدہ پہنچاؤں اور جہاں تک ممکن ہے۔ اس سے ہمدردی کروں۔ یہ اخلاق کے خلاف ہے کہ کسی بھائی کی مصیبت اور تکلیف میں اس کا ساتھ نہ دیا جائے۔ اگر تم کچھ بھی اس کے لئے نہیں کر سکتے۔ تو کم از کم دعا ہی کرو۔ اپنے تو درکنار میں تو یہ کہتا ہوں کہ غیروں اور ہندوؤں کے ساتھ بھی اعلیٰ اخلاق کا نمونہ دکھاؤ اور ان سے ہمدردی کرو۔ لاابالی مزاج ہرگز نہیں ہونی چاہیئے۔

پاک تبدیلی کر کے نمونہ بنو۔ بخیل کون ہے جہاں تک آپ لوگوں کی طاقت ہے۔ خدا تعالیٰ سے مدد مانگو۔ اور اپنی پوری طاقت اور اپنی ہمت سے اپنی کمزوریوں کو دور کرنے کی کوشش کرو۔ جہاں عاجز آجاؤ وہاں صدق اور یقین سے ہاتھ اٹھاؤ کیونکہ خشوع اور خضوع سے اٹھائے ہوئے ہاتھ۔ جو صدق اور یقین کی تحریک سے اٹھتے ہیں۔ خالی واپس نہیں ہوتے ہم تجربہ سے کہتے ہیں کہ ہماری ہزاروں دعائیں قبول ہوئی ہیں۔ اور ہو رہی ہیں اور یہ یقینی بات ہے کہ اگر کوئی شخص اپنے اندر اپنے ابنائے جنس کے لئے ہمدردی کا جوش نہیں پاتا۔ تو وہ بخیل ہے اگر میں ایک راہ دیکھوں جس میں بھلائی اور خیر ہے۔ تو میرا فرض ہے کہ میں پکار پکار کر لوگوں کو بتلاؤں کہ کوئی اس پر عمل کرتا ہے یا نہیں۔

نمایاں تبدیلی کرو اسی سلسلہ میں فرمایا۔ "میں یہ بات کھول کر بیان کرتا ہوں۔ کہ میرے مناسب حال یہ بات نہیں ہے۔ کہ جو کچھ میں آپ لوگوں کو کہتا ہوں۔ ثواب کی نیت سے کہتا ہوں۔ نہیں میں اپنے نفس میں انتہا درجہ کا جوش اور درد پاتا ہوں۔ گو وہ وجوہ نامعلوم ہیں کہ کیوں یہ جوش ہے۔ مگر اس میں ذرا بھی شک نہیں کہ یہ جوش ایسا ہے۔ کہ میں روک نہیں سکتا۔ اس لئے آپ لوگ ان باتوں کو ایسے آدمی کی وصایا سمجھ کر کہ پھر شاید ملنا نصیب نہ ہو۔ ان پر ایسے کاربند ہوں کہ ایک نمونہ ہو۔ اور ان آدمیوں کو جو ہم سے دور ہیں۔ اپنے قول اور فعل سے سمجھاؤ اگر یہ بات نہیں ہے اور عمل کی ضرورت نہیں۔ تو پھر مجھے بتلاؤ کہ یہاں آنے سے کیا مطلب ہے۔ میں مخفی تبدیلی نہیں چاہتا نمایاں تبدیلی مطلوب ہے"

یہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے یہ الفاظ آپ کو پہنچائے ہیں۔ اور میں بھی نہیں جانتا۔ کہ پھر ملاقات کا موقعہ ہو یا نہ ہو۔ پس تم اپنے نفس کا محاسبہ کرو۔ اور دیکھو کہ تم میں یہ حقیقت کس حد تک پیدا ہوئی ہے

(باقی)

۱۴۲۹ ۲۳/۱/۵۱ اشتہار زیر دفعہ ۵ رول ۲ مجموعہ ضابطہ دیوانی

بعدالت چوہدری اعظم علی صاحب ڈپٹی کسٹوڈین صاحب بہادر لائل پور

مقدمہ ۲۴۸ بابت سال ۱۹۴۹ء

مسماۃ سکینہ بی بی بیوہ شیخ عبدالعزیز ذات شیخ لائل پور

بنام

(۱) سورج پرکاش انند ولد لالہ بدھ راج ذات کھتری لائل پور

(۲) دی ری ہیبلی ٹیشن اتھارٹی لائل پور

درخواست زیر دفعہ ۱۶ آرڈی ننس نمبر ۱۵ نمبر ۱۹۴۹ء بدیں مضمون کہ مکان خسرہ نمبر ۲۴۳۱ برقبہ ۴ مرلے ۱۱۵ مربع فٹ کھتونی نمبر ۲۵۲۸ کھیوٹ نمبر ۲۵۱۷ محلہ غلام باری پورہ لائل پور۔ سائل کا خرید کردہ ہے۔ لہٰذا تصدیق فرمائی جائے

بنام

۱۔ سورج پرکاش آنند ولد لالہ بدھ راج ذات کھتری لائل پور

مقدمہ مندرجہ عنوان بالا میں مسمی سورج پرکاش آنند مذکور تعمیل سمن سے دیدہ دانستہ گریز کرتا ہے اور روپوش ہے۔ اس لئے اشتہار ہذا بنام سورج پرکاش آنند مذکور جاری کیا جاتا ہے کہ اگر سورج پرکاش آنند مذکور تاریخ ۲۱ جنوری ۱۹۵۱ء کو مقام لائل پور حاضر عدالت ہذا میں نہیں ہوگا۔ تو اس کی نسبت کارروائی یکطرفہ عمل میں آئے گی۔

آج بتاریخ ۹ ماہ ستمبر ۱۹۴۹ء کو بدستخط میرے اور مہر عدالت کے جاری ہوا۔

دستخط حاکم ....

مہر عدالت

اسلام کا چاند افق ہالینڈ پر طلوع ہو چکا ہے

وہ دن دور نہیں جبکہ ہالینڈ کے گرجوں کے درمیان مسجد کے مینار بلند ہوتے ہوئے نظر آئیں گے

(مرتبہ محمد جمیل صاحب چغتائی)

لاہور ۲۵ جنوری۔ آج مکرم حافظ قدرت اللہ صاحب مبلغ اسلام ہالینڈ نے تعلیم الاسلام کالج میں تقریر کرتے ہوئے فرمایا۔ "اہل ہالینڈ نے عرصہ دراز تک انڈونیشیا پر حکومت کی ہے لیکن اس اسلامی سرزمین کے باشندوں نے اپنے حاکموں کی غلط فہمیوں کو دور کرنے کی کوشش تک نہیں کی اور یہ شرف صرف اور صرف احمدیت کے خادموں کو حاصل ہوا ہے کہ وہ صرف ان غلط فہمیوں کو ہی دور نہیں کر رہے بلکہ انہیں اسلام کی خوبیوں کے قائل کر کے اس کے حلقہ خدام میں بھی شامل کر رہے ہیں۔ اور آج ہم خدا کے فضل سے یہ کہہ سکتے ہیں کہ اسلام کا چاند افق ہالینڈ پر طلوع ہو چکا ہے"

مجلس ارشاد تعلیم الاسلام کالج کے زیر اہتمام مکرم حافظ قدرت اللہ صاحب مبلغ ہالینڈ نے "اسلام ہالینڈ میں" کے موضوع پر زیر صدارت پروفیسر "اخوند محمد عبدالقادر صاحب نہایت دلچسپ لیکچر فرمایا۔

فاضل مقرر نے ابتداء میں ملک ہالینڈ کے جغرافیائی اور تاریخی حالات بیان فرمائے۔ اہل ہالینڈ کے مذہبی حالات کا بیان فرماتے ہوئے کہا کہ گو پروٹسٹنٹ فرقہ سے تعلق رکھنے والے لوگ بھی ملتے ہیں لیکن اکثریت رومن کیتھولکس کی ہے جو کہ سوائے پوپ اور اس کے حواریوں کے . . . . . . اور کسی کی بات سننا تک گوارا نہیں کرتے اور مسلمانوں سے انتہائی نفرت کرتے ہیں۔ چنانچہ جب آپ کی آمد کی خبر اخبارات میں شائع ہوئی تو وہاں کے پریس نے شدید مخالفت کی۔ یہاں تک کہ ایک اخبار نے "کیا اسلام کا چاند مغرب پر چمکے گا" کے عنوان سے آپ کو یہ مشورہ دیا کہ کسی اسلامی ملک میں جا کر اس خدمت کو بجا لائیں۔ کیونکہ انہیں زیادہ ضرورت ہے۔ اسی اخبار نے آپ کے ہالینڈ میں مسجد قائم کرنے کے خیال کو ہوائی قلعے تعمیر کرنے کی تشبیہ دی

۱۹۴۵ء میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد کے ماتحت مبلغین کا ایک گروہ عازم یورپ ہوا۔ جب اسلام کے ان سپاہیوں نے انگلستان کی زمین پر قدم رکھا تو وہاں کے پریس نے اسے "یورپ پر اسلام کا زبردست حملہ" کے نام سے موسوم کیا۔ ایک سال بعد آپ کو مرکز کی طرف سے ہالینڈ جانے کا حکم ہوا۔ اس حالت میں کہ آپ اس ملک کی زبان۔ اس کی معاشرت اور اس کے تمدن سے قطعی ناآشنا تھے مشکلات کا حائل ہونا ایک لازمی امر تھا۔ لیکن خدا جس نے احمدیت کا اپنے ہاتھ سے لگایا ہے آپ کی مدد کو پہنچا۔ چنانچہ ابھی آپ کو ہالینڈ آئے پچاس روز ہی ہوئے تھے کہ ایک عورت مسلمان ہو گئی۔ اور اس نے آپ کو ستر پونڈ چندہ دینا ایک قالین بیچ کر دیا۔ یہ جانتے ہوئے کہ وہ ایک غریب عورت ہے آپ نے اس سے یہ رقم لینے سے اس وجہ سے انکار کر دیا۔ کہ اسلام گو قربانی کا مطالبہ کرتا ہے لیکن اس کا یہ مطلب نہیں کہ کوئی شخص اپنا سارا اثاثہ اس طرح دیدے اور پھر خود بھیک مانگنے لگ جائے۔ لیکن جب اس نے بہتے ہوئے آنسوؤں کے ساتھ یہ الفاظ کہے کہ "اس نذرانہ کو رد کرتے ہوئے میرے اور میرے خدا کے درمیان ایک روک پیدا کرنے کی کوشش نہ کریں۔ کیونکہ مجھے یقین ہے کہ میرا خدا مجھے دوسروں کے آگے ہاتھ پھیلانے نہیں دے گا" تو آپ نے اشاعت اسلام کے لئے یہ چندہ قبول کر لیا۔ یہ ایسی خدائی نصرت تھی جس نے آپ کے حوصلہ کو بلند کر دیا

آپ نے ہالینڈ کے لوگوں کی دینی مخالفت کو غلط فہمیوں پر مبنی قرار دیا جو کہ مستشرقین نے اپنی تحریروں اور تقریروں سے اسلام کے خلاف پھیلا رکھی ہیں۔ چنانچہ شروع ہی سے بچوں کو ایسی کتابیں پڑھائی جاتی ہیں اور ان کی اس طرح راہنمائی کی جاتی ہے کہ اسلام ایک نہایت ہی برا مذہب معلوم ہو۔ یہاں یہ بات خاص طور پر آپ نے بیان فرمائی کہ اہل ہالینڈ نے عرصہ دراز تک انڈونیشیا پر حکومت کی۔ لیکن اس اسلامی سرزمین کے باشندوں نے اپنے حاکموں کی غلط فہمیوں کو دور کرنے کی کوشش تک نہیں کی اور یہ شرف صرف اور صرف احمدیت کے خادموں کو حاصل ہوا ہے کہ وہ نہ صرف ان غلط فہمیوں کو دور ہی نہیں کر رہے بلکہ انہیں اسلام کی خوبیوں کے قائل کر کے اس کے حلقہ خدام میں بھی شامل کر رہے ہیں اور آج ہم خدا کے فضل سے یہ کہہ سکتے ہیں کہ اسلام کا یہ چاند افق ہالینڈ پر طلوع ہو چکا ہے۔

مذہبی تعصب میں شدت کی وجہ سے وہ ہر اس شخص کو جو کہ اسلام کی نعمت سے مالا مال ہوتا ہے کسی قسم کی بھی تکلیف دینے سے گریز نہیں کرتے چنانچہ شوہر اپنی بیوی کو اس لئے طلاق دیدیتا ہے کہ اس نے اس سے عیسائی ہونے کی حالت میں نکاح کیا تھا نہ کہ مسلمان ہونے کی صورت میں۔ ماں باپ اپنے بچوں کو مراعات دینے سے محروم کر دیتے ہیں ان ماتوں کے علاوہ پادری ان لوگوں کا تعاقب کرتے ہیں۔ چنانچہ مس ناصرہ کو جنہوں نے قرآن کریم کا ڈچ ترجمہ کیا ہے ایک عیسائی نے تین دفعہ دوبارہ عیسائیت کی طرف لے جانے کی کوشش کی لیکن آپ نے جب اس سے انکار کر دیا تو اسنے اسلام کے خلاف محاذ قائم کرنے کی دھمکی دی۔

ملک ہالینڈ میں تبلیغ کے ذرائع کو بیان کرتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ تقریباً ۲۵ ہزار انسانوں تک یہ پیغام پہنچایا جا چکا ہے۔ اس کے علاوہ پندرہ روزہ اور ماہانہ اجلاس منعقد کیا جاتا ہے تبلیغ کو وسیع کرنے کے لئے ایک رسالہ کا اجراء ضروری سمجھا گیا تھا چنانچہ اب ایک ماہوار رسالہ شائع ہونا شروع ہو گیا ہے۔ اسی طرح خالص ڈچ زبان میں کتب شائع کی جا چکی ہیں اور دو زیر ترتیب ہیں۔

یورپ کے مبلغین کی کانفرنس منعقدہ ہیگ نے ہالینڈ مشن کو تمام اکناف ملک میں روشناس کروا دیا ہے۔ اس کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ نہ صرف ملکی اخبارات نے اس کا تذکرہ کیا بلکہ ریڈیو کے ذریعہ تمام دنیا میں خبر پہنچا دی گئی۔

آخر میں آپ نے مسجد ہالینڈ کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا۔ کہ اس مقصد کے لئے تقریباً ۳۰ ہزار روپیہ کی ضرورت ہے اور وہ دن دور نہیں جبکہ چرچ کے میناروں کے درمیان مسجد کے مینارے کھڑے نظر آئیں گے اور گرجوں کی گھنٹیوں کے ساتھ اللہ اکبر کی صدا بھی اس زمین میں گونجے گی۔

آخر میں سیکرٹری مجلس ارشاد نے محترم حافظ صاحب کا مجلس کی طرف سے شکریہ ادا کیا۔

لداخ مسلم کانفرنس کی طرف سے مسئلہ کشمیر کو جلد حل کرنیکا مطالبہ

راولپنڈی ۲۵ جنوری لداخ بلتستان اور گلگت کی مسلم کانفرنس نے اعلان کیا ہے کہ اپنے غیر مصالحانہ رویہ سے ہندوستان نے یہ بات ثابت کر دی ہے۔ جس میں شبہ کی کوئی گنجائش باقی نہیں رہی ہے کہ وہ ریاست میں آزاد اور غیر جانبدار استصواب رائے کی اجازت دینے کو تیار نہیں ہے۔

کانفرنس کی مجلس عاملہ نے اپنے ہنگامی اجلاس میں جو ابھی یہاں ختم ہوا ہے۔ اینگلو امریکی بلاک کی اس لئے شدید مذمت کی ہے کہ کشمیر کے متعلق وہ ہندوستان کے موقف کی حمایت کر رہے ہیں۔ جس کی وجہ سے یہ مسئلہ اب تک حل نہیں ہو سکا ہے۔ جس سے ایشیا کا امن معرض خطر میں ہے۔

کمیٹی نے اقوام متحدہ کی حفاظتی کونسل سے مطالبہ کیا کہ وہ ایسی تدابیر جلد اختیار کرے۔ جس سے ہندوستان اپنے سابقہ وعدے پورا کرنے پر آمادہ ہو جائے ورنہ کمیٹی نے انتباہ کیا کہ ریاست کے لوگوں کو اپنے ان بدقسمت بھائیوں کو آزاد کرانے کے لئے جو اس وقت ہندوستانی فوجوں کے مظالم جھیل رہے ہیں جنگ شروع کرنے سے باز رکھنا ناممکن ہو جائیگا۔

مجلس عاملہ نے ایک دوسری تجویز میں شیخ عبداللہ کی حکومت کے اس اقدام کی مذمت کی کہ وہ ریاست کے لئے مجلس آئین ساز قائم کرنا چاہتی ہے۔ مجلس عاملہ نے کہا کہ شیخ عبداللہ نئی دہلی کے ہندوستانی حکومت کی کٹھ پتلی کی حیثیت رکھتے ہیں۔ (اسٹار)

دہلی کی عدالتوں کی خاتون وکیل

نئی دہلی ۲۵ جنوری۔ دہلی کی واحد خاتون وکیل نے پریکٹس کرنا شروع کر دیا ہے۔ یہ مشرقی بنگال کی رہنے والی ۲۶ سالہ مس رمایا داس گپتا ہیں۔ اس وقت دہلی بار ایسوسی ایشن میں ۵۰۹ رجسٹر شدہ ارکان ہیں۔ پہلی دفعہ ۱۹۴۰ میں مقامی ضلع عدالتوں میں ایک خاتون وکیل نے پریکٹس شروع کی۔ یہ جلد ہی دہلی سے چلی گئی لیکن ۱۹۴۰ میں واپس آگئیں۔ اور انہیں مجسٹریٹ مقرر کر دیا گیا۔ یہ اب تک دہلی کی واحد خاتون مجسٹریٹ ہیں۔ (اسٹار)

۳۰ شامیوں کی امریکہ میں تربیت

دمشق ۲۵ جنوری۔ شام کی زراعت اور اقتصادیات وغیرہ کی وزارتوں نے ۳۰ ماہرین کو منتخب کیا ہے جو ٹیکنیکل امداد کے لئے صدر ٹرومین کے چار نکاتی پروگرام کے تحت تربیت کے لئے امریکہ روانہ کئے جائینگے کہا جاتا ہے کہ دوسری وزارتیں بھی اس پروگرام کے تحت امریکہ میں تربیت کے لئے اپنے ماہرین کا انتخاب کر رہی ہیں۔ (اسٹار)